مردوں کا قبروں کی زیارت کرنا

مردوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔اس پر چاروں فقہی مذاہب،حنفیہ،مالکیہ،شافعیہ اور حنابلہ کا اتفاق ہے۔بلکہ اس پر اجماع بھی نقل کیا گیا ہے۔

دلائل:

اولاً: سنتِ نبوی سے

1۔حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)(نَهَيْتُكُم عن زيارةِ القبورِ، فزُورُوها)("میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا،پس اب ان کی زیارت کیا کرو۔" [صحیح مسلم،۹۷۷]

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((زارَ رسولُ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم قبرَ أُمِّه، فبكى وأبكى مَنْ حَوْلَه، وقال: استأذَنْتُ ربِّي عزَّ وجلَّ في أن أَسْتَغْفِرَ لها، فلَمْ يُؤْذَنْ لي، واستَأْذَنْتُ في أنْ أزورَ قَبرَها فأَذِنَ لي، فزوروا القبورَ؛ فإنَّها تُذَكِّرُكم الموتَ)) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بھی رلا دیا،اور فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے ان کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی،اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی؛پس قبروں کی زیارت کیا کرو؛ کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔" [صحیح مسلم،۹۷۶]

3۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:(كان رسولُ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم كلَّما كان ليلَتُها مِن رسولِ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم يخرُجُ مِن آخِرِ اللَّيلِ إلى البَقيعِ...) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کی باری کی رات ہوتی تو رات کے آخری پہر میں بقیع (قبرستان) کی طرف تشریف لے جاتے۔" [صحیح مسلم،۹۷۴]

ثانیاً: عقلی دلیل

اس لیے کہ قبروں کی زیارت میں زندہ اور میت دونوں کے لیے فائدہ ہے؛زندہ کے لیے موت اور آخرت کی یاد دہانی ہے،اور میت کے لیے اس کے حق میں دعا ہے۔

عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کے حکم میں علماء کا تین اقوال پر اختلاف ہے۔

پہلا قول: عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت مکروہ ہے۔

یہ شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے، اور حنفیہ اور مالکیہ کے بھی بعض اقوال میں سے ایک ہے۔اس پر اجماع بھی نقل کیا گیا ہے۔

دلائل:

اول: سنت سے

الف) وہ دلائل جو ممانعت پر دلالت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((أنَّ رسولَ الله صلَّى الله عليه وسلَّم لعَنَ زوَّارا تِ القُبورِ)أخرجه الترمذي (1056)، وابن ماجه (1576)، وأحمد (8430). قال الترمذي: حسن صحيح، وقال ابن عدي في ((الكامل في الضعفاء)) (81/6): لا بأس به، وصححه ابن تيمية في ((مجموع فتاواه)) (360/24)، وحسنه الألباني في ((صحيح سنن الترمذي)) (1056).

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی کثرت سے زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

ب) وہ دلائل جو ممانعت کو کراہت کی طرف پھیرتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((أنَّ النبيَّ صلَّى الله عليه وسلَّم مَرَّ بامرأةٍ تبكي عند قبرٍ، فقال: اتَّقِي اللهَ واصْبِرِي))أخرجه البخاري (1283)، ومسلم (926).

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔"

وجہِ دلالت: اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو زیارت سے نہیں روکا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ((نُهِينا عنِ اتِّباعِ الجَنائزِ ولم يُعْزَمْ علينا))أخرجه البخاري (1278)، ومسلم (938)

ترجمہ: "ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا تھا، لیکن (روکنے میں) ہم پر سختی نہیں برتی گئی۔"

وجہِ دلالت: چونکہ زیارت بھی جنازوں کے پیچھے جانے کی مانند ہے، اس لیے دونوں کا حکم مکروہ ہے۔

دوم: اس لیے کہ عورت کم صبر والی اور جلد گھبرانے والی ہوتی ہے۔قبروں کی زیارت اس کے غموں کو تازہ کر سکتی ہے اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کوئی نامناسب کام کر بیٹھے۔

دوسرا قول: عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت حرام ہے۔

یہ حنفیہ اور شافعیہ کے کچھ اقوال میں سے ایک ہے، اور ابن تیمیہ، ابن باز، اور ابن عثیمین کا بھی یہی قول ہے۔

دلائل:

اول: سنت سے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم لعَنَ زوَّاراتِ القبور))

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی کثرت سے زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

وجہِ دلالت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبروں کی کثرت سے زیارت کرنے والیوں پر لعنت کرنا اس فعل کی حرمت کی دلیل ہے۔

دوم: عقلی دلیل

عورتوں کا قبروں پر جانا انہیں بے صبری، آہ وزاری اور نوحے کی طرف لے جاتا ہے۔ ان میں ضعف اور صبر کی کمی ہوتی ہے، اور ان کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے، اور ان کی آواز اور شکل سے مردوں میں فتنے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ جب عورتوں کی زیارت میں ان کے اور مردوں کے لیے حرام امور کا گمان اور سبب پایا جاتا ہے تو شریعت کا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی حکمت پوشیدہ یا غیر معروف ہو تو اس کا حکم اس کے ظن سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ دروازہ حرام ہو جاتا ہے تاکہ فتنے کی راہ کو بند کیا جا سکے۔

<u>تیسرا قول:</u> عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت جائز ہے۔

یہ حنفیہ کا مذہب ہے، اور مالکیہ اور شافعیہ کے بھی بعض اقوال میں سے ایک ہے، اور امام احمد سے ایک روایت بھی ہے۔ اسے قرطبیؒ اور شوکانی نے اختیار کیا ہے۔

سنت سے دلائل:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((نهَيْتُكم عن زيارَةِ القُبورِ فزُورُوها))أخرجه مسلم (977).

ترجمہ: "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کرو۔"

وجہِ دلالت: اس حدیث کا سیاق پہلے کی ممانعت کو منسوخ کرتا ہے، اور اس کے عمومی حکم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((زار النبيُّ صلَّى الله عليه وسلَّم قبرَ أمِّه فبَكى وأبكى مَن حَوْلَه، فقال: استأذَنْتُ ربِّي في أن أستَغْفِرَ لها، فَلَمْ يُؤْذَنْ لي، واستأذَنْتُه في أن أزورَ قَبرَها فأَذِنَ لي؛ فزُوروا القبورَ؛ فإنَّها تُذَكِّرُ الموتَ))أخرجه مسلم (976).

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور اپنے ارد گرد والوں کو بھی رلایا۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگنے کی اجازت چاہی، مگر مجھے اجازت نہیں ملی، اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔ لہذا قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔"

وجہِ دلالت: قبروں کی زیارت کا مقصد آخرت کو یاد کرنا ہے، جو مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ: ((أنَّ عائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عنها أقبلَتْ ذاتَ يومٍ من المقابِرِ، فقُلْتُ لها: يا أمَّ المؤمنينَ مِن أينَ أقبَلْتِ؟ قالت: مِن قَبرِ أخي عبدِ الرحمنِ بنِ أبي بكرٍ. فقلت لها: أليسَ كان رسولُ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم نهى عن زيارَةِ القبورِ؟ قالت: نعم، كان نهى، ثُمَّ أَمَرَ بزيارَتِها))أخرجه ابن ماجه (1570) مختصرا، وأبو يعْلَى (4871) باختلافٍ يسيرٍ، والحاكم (1392)، والبيهقي (7458). قال البيهقيُّ: تفرَّدَ به بسطام بن مسلم البصري، وله ما يُقَوِّيه. وجوَّدَ إسنادَه الحافظُ العراقيُّ في ((تخريج الإحياء)) (242/5)، وصحَّحَه الألبانيُّ في ((إرواء الغليل)) (234/3)، والوادعي في ((الصحيح المسند)) (1564).

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن قبرستان سے آئیں، تو میں نے ان سے پوچھا: اے ام المومنین! آپ کہاں سے آ رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابو بکر کی قبر سے۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ نے منع کیا تھا، پھر اس کی اجازت دے دی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ((ألَا أُحَدِّثُكم عنِّي وعن رسولِ الله صلَّى الله عليه وسلَّم، قلنا: بلى.. الحديث، وفيه: قالت: قلْتُ: كيف أقولُ لهم يا رسولَ الله؟ قال: قولي: السَّلامُ على أهلِ الدِّيارِ من المؤمنينَ والمُسْلمينَ، ويَرْحَمُ اللهُ المُستَقدِمينَ مِنَّا والمُستَأخرينَ، وإنَّا إن شاءَ الله بكم لَلاحقونَ))أخرجه مسلم (974).

ترجمہ: "کیا میں تمہیں اپنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں... حدیث میں آگے ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: کہو: اے اہل دیار، مومنین اور مسلمین، آپ پر سلامتی ہو، اللہ ہمارے اگلے اور پچھلے سب پر رحم فرمائے، اور ان شاء اللہ ہم بھی آپ سے ملنے والے ہیں۔"

وجہِ دلالت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھانا اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت جائز ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((مرَّ النبيُّ صلَّى الله عليه وسلَّم بامرأةٍ تبكي عند قبرٍ، فقال: اتَّقي اللهَ واصبري...))أخرجه البخاري (1283) ومسلم (926)

ترجمہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔"

وجہِ دلالت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو قبر کی زیارت سے نہیں روکا۔

شیخ عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ، فوائد و مسائل، سنن ابی داود، تحت الحدیث 3167 فرماتے ہیں:

بہتر یہی ہے کہ عورتیں جنازے کے ساتھ نہ جائیں۔ اگر جائیں تو آداب شرعیہ کا لحاظ رکھنا واجب ہے، یعنی بے حجابی نہ ہو۔ بے صبری نہ ہو۔ اور رونا پیٹنا بھی نہ ہو۔

علامہ صفی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ، فوائد و مسائل، تحت الحدیث بلوغ المرام 463 فرماتے ہیں:

"خواتین کی جنازوں میں شرکت کا بیان 'سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا مگر یہ ممانعت ہم پر لازمی قرار نہیں دی گئی۔'"

فوائد و مسائل: یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔ اس حدیث سے خواتین کی جنازوں میں شرکت ممنوع معلوم ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ پہلے خواتین کو جنازوں میں شریک ہونے اور قبرستان میں جانے سے منع فرمادیا گیا ہو کیونکہ ان میں بے صبری زیادہ ہوتی ہے مگر جب ان میں اسلامی شعور کافی حد تک بیدار ہو گیا تو جس طرح آپ نے قبرستان جانے کی اجازت دے دی اسی طرح جنازے میں شرکت کی بھی اجازت دے دی ہو۔

مولانا عطا اللہ ساجد حفظہ اللہ، فوائد و مسائل، سنن ابن ماجہ، تحت الحدیث 1577 فرماتے ہیں:

"عورتوں کے جنازے کے ساتھ جانے کا بیان۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کر دیا گیا، لیکن ہمیں تاکیدی طور پر نہیں روکا گیا۔"

اردو حاشیہ: پختہ حکم کا مطلب حرمت کی صراحت ہے۔ یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع تو فرمایا لیکن زیادہ سختی سے نہیں۔ گویا حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرمان کے مطابق جنازے کے ساتھ عورتوں کا جانا حرام نہیں مکروہ ہے۔ اور مکروہ سے اجتناب ہی افضل ہوتا ہے۔ نماز جنازہ میں عورتوں کا شریک ہونا جائز ہے۔

مولانا داود راز رحمہ اللہ، فوائد و مسائل، تحت الحدیث صحیح بخاری: 1278 فرماتے ہیں:

"بہر حال عورتوں کے لیے جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے۔ کیونکہ عورتیں ضعیف القلب ہوتی ہیں۔ وہ خلاف شرع حرکات کر سکتی ہیں۔ شارع کی اور بھی بہت سی مصلحتیں ہیں۔"

الشیخ حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ، فوائد و مسائل، تحت الحدیث صحیح بخاری 1278 فرماتے ہیں:

"طبرانی کی روایت میں مزید تفصیل ہے، حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے تمام خواتین کو ایک گھر میں جمع ہونے کا حکم دیا۔ پھر حضرت عمر کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا، انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے چند ایک باتوں کے متعلق بیعت لینے کے لیے بھیجا ہے۔ اور آخر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جوان اور پردہ نشین عورتوں کو عید گاہ لے کر چلیں اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم امتناعی کی کئی اقسام ہیں۔ کچھ تو ایسی ہیں جن کا ارتکاب حرام ہے اور کچھ ایسی بھی ہیں جن پر عمل کرنا پسندیدہ اور بہتر نہیں۔ ایسی نہی تحریم کے بجائے تنزیہ اور کراہت کے معنی میں ہوتی ہے۔"2

دوم: عقلی دلیل

عورتیں کم صبر والی اور جلد گھبرانے والی ہوتی ہیں۔ ان کا قبروں کی زیارت کرنا ان کے غموں کو تازہ کر سکتا ہے، اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کوئی نامناسب کام کر بیٹھیں۔

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ اس متعلق فرماتے ہیں اپنی کتاب أحکام الجنائز ص 180 میں: ''قبرو ں کی زیارت کے مستحب ہونے میں عورتیں بھی مردوں کی طرح ہیں، جس کی کئی وجوہات ہیں:

پہلی وجہ: رسول اللہ ﷺ کے فرمان {... پس قبروں کی زیارت کیا کرو} کا عموم، جس میں عورتیں بھی شامل ہیں

۔

اس کی وضاحت یوں ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے ابتدائے اسلام میں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ممانعت مرد وزن دونوں کو شامل تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ {میں نے تمہیں قبر وں کی زیارت سے منع کیا تھا}، تو اس سے یہ بات ناگزیر طور پر سمجھی گئی کہ آپ کی مراد دونوں اصناف (مرد و عورت) تھیں، کیونکہ آپ انہیں اس ابتدائی حکم کے بارے میں بتا رہے تھے جو دونوں کے لیے تھا۔ پس جب معاملہ ایسا ہے، تو یہ لازم ہے کہ حدیث کے دوسرے جملے، یعنی آپ ﷺ کے فرمان {پس ان کی زیارت کیا کرو} میں بھی خطاب د ونوں اصناف ہی کے لیے ہو۔

اس کی مزید تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ صحیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کے اضافی حصے میں بیان کردہ دیگر احکامات میں بھی خطاب مرد وزن دونوں کے لیے ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: {اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، پس اب جتنا چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں نبیذ (ایک قسم کا مشرو ب) پینے سے منع کیا تھا سوائے مشکیزے کے، پس اب تمام برتنوں میں پیو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو}۔ میں کہتا ہو ں: ان تمام احکامات میں خطاب بالیقین مرد وزن دونوں کے لیے ہے، بالکل اسی طرح جیسے پہلے حکم {میں نے تمہیں

منع کیا تھا} میں تھا۔ لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ صرف {پس ان کی زیارت کرو} کا حکم مردوں کے لیے خاص ہے، تو اس سے کلام کے نظم میں خلل واقع ہوگا اور اس کی لطافت و چاشنی جاتی رہے گی؛ یہ ایک ایسی بات ہے جو اس ہستی کے شایانِ شان نہیں جسے "جوامع الکلم" (جامع و مختصر کلام کی صلاحیت) عطا کی گئی ہو، اور جو "ضاد" بولنے والوں میں سب سے فصیح ہو، صلی اللہ علیہ وسلم۔ آئندہ وجوہات اس موقف کو مزید تقویت دیتی ہیں:

دوسری وجہ: عورتوں کا مردوں کے ساتھ اس علت (حکمت) میں برابر کا شریک ہونا جس کی بناپر قبروں کی زیارت مشروع کی گئی ہے، یعنی: {کیونکہ یہ (زیارت) دل کو نرم کرتی ہے، آنکھ کو نم کرتی ہے} اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

تیسری وجہ: یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت کی اجازت دی ہے، جیسا کہ ان دو حدیثوں سے ثابت ہے جنہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لیے محفوظ فرمایا ہے۔

-۱عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے) :کہ ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قبرستان کی طرف سے تشریف لائیں ،تو میں نے ان سے عرض کیا :اے ام المؤمنین !آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا :اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کی قبر سے۔ میں نے ان سے عرض کیا :کیا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا :ہاں ،)پہلے (منع فرمایا تھا ،پھر اس کی زیارت کا حکم دے دیا تھا(۔

اور ان ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی تھی(۔

اسے حاکم (۱/۳۷۶) نے اور ان سے بیہقی (۴/۷۸) نے بسطام بن مسلم کی سند سے ...عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے ،اور دوسری روایت ابن ماجہ (۱/۴۷۵) کی ہے۔ میں) البانی (کہتا ہوں : حاکم نے اس پر سکوت اختیار کیا ،اور ذہبی نے کہا) صحیح(۔ بوصیری نے' الزوائد (۱/۹۸۸) 'میں کہا :)اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں(۔ اور یہ ویسا ہی ہے جیسا ان دونوں نے کہا۔

اور حافظ عراقی نے' تخریج الاحیاء (۴/۴۱۸) 'میں کہا) :اسے ابن ابی الدنیا نے' القبور 'میں اور حاکم نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے(۔

-۲محمد بن قیس بن مخرمہ بن المطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کہا :کیا میں تمہیں اپنے اور اپنی والدہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو ہم نے گمان کیا کہ وہ اپنی حقیقی والدہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا :حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :کیا میں تمہیں اپنے اور رسول اللہ

ﷺ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا :کیوں نہیں !انہوں نے فرمایا:
)جب میری وہ رات تھی جس میں نبی ﷺ میرے پاس تھے ،تو آپ) ﷺ بستر پر (پلٹے ،اپنی چادر رکھی ،اپنے نعلین اتارے اور انہیں اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیا ،اور اپنی تہبند کا کنارہ اپنے بستر پر بچھا کر لیٹ گئے۔ آپ تھوڑی ہی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ انہیں گمان ہوا کہ میں سو گئی ہوں ۔ پھر آپ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی ،آہستہ سے نعلین پہنے ،اور آہستہ سے دروازہ کھولا ،پھر با ہر نکلے اور آہستہ سے اسے بند کر دیا۔ میں نے اپنی قمیص سر پر ڈالی ،اوڑھنی اوڑھی ،اور اپنی چادر لپیٹ کر آپ کے پیچھے چل پڑی ،یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچ گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا ،پھر تین بار اپنے ہاتھ اٹھائے ،پھر آپ مڑے تو میں بھی مڑی ،آپ تیز چلے تو میں بھی تیز چلی ،آپ نے دوڑنا شروع کیا تو میں نے بھی دوڑنا شروع کیا ،آپ اور تیز ہوئے تو میں بھی او ر تیز ہوئی ،اور میں آپ سے پہلے پہنچ کر گھر میں داخل ہو گئی۔ میں ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ دا خل ہوئے اور فرمایا :عائش !کیا ہوا؟ تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا :میں نے عر ض کیا :کچھ نہیں] یا رسول اللہ[۔ آپ نے فرمایا :یا تو تم مجھے بتاؤ گی یا مجھے لطیف و خبیر) اللہ (خبر دے گا۔ انہوں نے کہا :میں نے عرض کیا :یا رسول اللہ !میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پھر میں نے انہیں] پوری بات [بتا دی۔ آپ نے فرمایا :تو وہ سایہ تم ہی تھیں جو میں نے اپنے سامنے دیکھا تھا؟ میں نے کہا :جی ہاں۔ تو آپ نے میرے سینے پر ایک ایسا دھکا دیا جس سے مجھے تکلیف ہوئی ،پھر فرمایا :کیا تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر زیادتی کریں گے !؟ انہو ں نے کہا :لوگ جو کچھ بھی چھپائیں ،اللہ اسے جانتا ہے۔] آپ نے [فرمایا :ہاں۔ پھر فرمایا :جب تم نے دیکھا تو میرے پاس جبرائیل آئے تھے ،انہوں نے مجھے پکارا - اور تم سے آواز چھپائی ،میں نے انہیں جواب دیا - اور میں نے بھی تم سے چھپایا ،اور وہ تمہارے پاس اندر نہیں آ سکتے تھے کیونکہ تم نے اپنے کپڑے اتار دیے تھے ،اور میں نے گمان کیا کہ تم سو گئی ہو ،تو میں نے تمہیں جگانا نا پسند کیا ،اور ڈرا کہ تم گھبرا جاؤ گی - پھر جبرائیل نے کہا :بے شک آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے استغفار کریں۔
انہوں نے کہا :میں نے عرض کیا :یا رسول اللہ !میں ان) اہلِ قبور (سے کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا:
کہو" :[illegible] "سلام ہو اس دیار کے مومنین اور مسلمین پر ،اللہ ہم میں سے پہلے جا

نے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم فرمائے ،اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ ملنے والے ہیں(
)۔
اسے مسلم (۳/۱۴) نے روایت کیا ہے اور سیاق انہی کا ہے ،نیز نسائی (۱۶۱-۲/۱۶۰ ،۱/۲۸۶) اور ا
حمد (۶/۲۲۱) نے بھی روایت کیا ہے ،اور اضافے انہی کے ہیں سوائے پہلے اور تیسرے کے جو نسا
ئی کے ہیں۔
چوتھی وجہ :نبی اکرم ﷺ کا اس عورت کو قبر کے پاس دیکھ کر خاموشی اختیار فرمانا ،جیسا کہ انس
رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے) :رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر
کے پاس رو رہی تھی ،تو آپ نے اس سے فرمایا :اللہ سے ڈرو اور صبر کرو (...اسے بخاری وغیرہ
نے روایت کیا ہے ،اور یہ مکمل حدیث مسئلہ نمبر) ۱۹ صفحہ (۲۲ میں گزر چکی ہے ،اور امام بخاری
نے اس پر" باب زیارۃ القبور) "قبروں کی زیارت کا باب (کا عنوان قائم کیا ہے۔ حافظ ابن حجر
نے' فتح الباری 'میں کہا) :اس حدیث میں دلیل کا نکتہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عورت کے قبر
کے پاس بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا ،اور آپ کا) کسی عمل کو دیکھ کر (خاموشی سے اسے برقرار
رکھنا بذاتِ خود ایک دلیل) حجت (ہے(۔
اور علامہ عینی نے' عمدۃ القاری (۳/۷۶) 'میں کہا) :اس میں مطلقاً قبروں کی زیارت کا جواز ہے ،خوا
ہ زیارت کرنے والا مرد ہو یا عورت ،اور خواہ جس کی زیارت کی جا رہی ہے وہ مسلمان ہو یا کافر ،
کیونکہ اس میں کوئی تفریق نہیں کی گئی(۔
اسی طرح کی بات حافظ ابن حجر نے بھی حدیث پر اپنے کلام کے آخر میں ذکر کی ہے ،انہوں نے
)عدمِ استفصال فی ذلک (کے قول کے بعد کہا) :امام نووی نے کہا :جمہور نے جواز کا قطعی فیصلہ کیا
ہے ،اور صاحبِ' الحاوی 'نے کہا :کافر کی قبر کی زیارت جائز نہیں ،اور یہ غلط ہے۔ انتہیٰ(۔
حدیث سے عورت کی زیارت کے جواز پر جو دلالت ہوتی ہے ،وہی حدیث سے متبادر) فوری سمجھ
میں آنے والا (معنی ہے۔ لیکن یہ استدلال تبھی مکمل ہوتا ہے جب یہ واقعہ ممانعت کے حکم سے
پہلے کا نہ ہو ،اور ظاہر یہی ہے) کہ یہ بعد کا ہے ،(اگر ہم اس بات کو یاد رکھیں جو ہم نے پہلے بیا
ن کی کہ ممانعت مکہ میں ہوئی تھی ،جبکہ اس قصے کے راوی انس ہیں جو مدنی ہیں ،جنہیں ان کی وا
لدہ ام سلیم مدینہ تشریف آوری کے وقت نبی ﷺ کے پاس لائی تھیں ،اور اس وقت انس دس
سال کے تھے۔ لہٰذا یہ قصہ مدنی ہے ،پس ثابت ہوا کہ یہ ممانعت کے بعد کا ہے ،اور اس سے جوا

ز پر استدلال مکمل ہو گیا۔

لیکن عورتوں کے لیے قبروں کی کثرت سے زیارت کرنا اور بار بار وہاں آنا جانا جائز نہیں ،کیونکہ یہ انہیں شریعت کی مخالفت کی طرف لے جا سکتا ہے ،جیسے چیخ و پکار کرنا ،بے پردگی ،قبروں کو تفریح گاہ بنا لینا ،اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا ،جیسا کہ آج کل بعض اسلامی ممالک میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اور مشہور حدیث} :رسول اللہ ﷺ نے) اور ایک لفظ میں ہے :اللہ نے (قبرو ں کی کثرت سے زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی {سے - ان شاء اللہ - یہی مراد ہے۔

امام شوکانی نے' نیل الاوطار (۴/۹۵) 'میں کہا) :یہی وہ کلام ہے جس پر اس باب کی بظاہر متعارض ا حادیث میں تطبیق) جمع (کے لیے اعتماد کیا جانا چاہیے.